

## 93757- اجتماعی دعائے نگنے کا حکم

سوال

کیا اجتماعی طور پر دعائے نگنے جائز نہیں ہے؟

پسندیدہ جواب

اجتماعی دعائے نگنے کا ایک شخص دعائے نگنے اور بقیہ آئین کیں تو اس کی دو صورتیں ہیں :  
کہ یہ حدیث سے ثابت ہو مثال کے طور پر نماز استقاء اور دعائے قوت کے موقع پر تو اس کے شرعی طور پر جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

دوسری صورت کہ سنت نبویہ کے مطابق ان جھگوں میں دعائے نگنے ثابت نہ ہو مثال کے طور پر فرض نمازوں کے بعد، میت کو دفن کرنے کے بعد، میدان عرف میں یا اس کے علاوہ دیگر مقامات پر تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کبھی بمحار ایسے دعائے نگنے لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اسے مستقل طور پر عادت بنایا جائے تو یہ بدعت ہو گی۔

ہم آپ کو اس بارے میں اہل علم کے اقوال بتلاتے ہیں :

1- امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :  
کیا لوگوں کا جمع ہو کر ہاتھ بلند کر کے دعائے نگنے مکروہ ہے ؟  
تو انہوں نے جواب دیا کہ : "اگر لوگ عمدًاً کٹھے نہ ہوں تو میں اسے اپنے جھائیوں کیلئے مکروہ نہیں سمجھتا، لیکن اگر اسے وہ کثرت سے کریں تو مکروہ ہے۔" انتہی

اس کی وضاحت میں ابن منصور کہتے ہیں : اسحاق بن راہویہ کے مطابق کثرت سے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اسے عادت بنالیں اور پھر کثرت سے کرنا شروع کر دیں۔

ابو عباس فضل بن مهران کہتے ہیں :  
میں نے تیجی بن معین اور احمد بن حنبل رحمہمَا اللہ سے پوچھا :

"ہمارے ہاں کچھ لوگ جمع ہو کر دعا کرتے ہیں اور قرآن مجید کی تلاوت سمیت ذکر بھی کرتے ہیں، آپ ان کے بارے میں کیا راتے رکھتے ہیں ؟  
تو تیجی بن معین نے جواب دیا کہ : "قرآن مجید کی تلاوت کریں اور نماز کے بعد دعا کریں اور اپنے دل ہی میں ذکر الہی بجالائیں"

اس پر میں نے کہا : "اگر میر اکوئی بجائی ایسا کرے تو ؟"  
تیجی بن معین نے کہا : "اسے منع کرو"

میں نے کہا : "وہ نہیں مانتا"

تیجی نے کہا : "اسے سمجھاؤ"

میں نے کہا : "پھر بھی نہیں مانتا، تو کیا میں اس سے علیحدہ ہو جاؤں ؟"  
تو تیجی نے کہا : "ایسا کرلو"

اس کے بعد میں احمد بن حنبل کے پاس آیا اور انہیں بھی یہی بات کہی تو انہوں نے کہا :

امام احمد: "قرآن مجید کی تلاوت کرے، اکلیل اللہ کا ذکر کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سیکھے"

میں نے کہا: تو کیا میں اسے روکوں؟

احمد: "ہاں اسے روکو"

میں نے کہا: اگر میری بات نہ مانے تو؟

احمد: "ان شاء اللہ مان لے گا؛ کیونکہ تم سارے بیان کردہ اکٹھے ہونے کا طریقہ دین میں نیا کام ہے"

میں نے کہا: اگر میری بات پھر بھی نہ مانے تو کیا میں اس سے علیحدگی کروں؟

اس پر امام احمد مسکرائے اور خاموش ہو گئے: "انتہی

"الآداب الشرعية" (2/102)

2- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کشته میں:

"تلاوت قرآن، ذکر، اور دعا کیلیے اکٹھے ہونا اچھا اور مستحب عمل ہے، بشرطیکہ اسے اتنی پابندی کے ساتھ نہ کیا جیسے شرعی اجتماعات ہوتے ہیں، اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی اور بدعت کی جائے۔" انتہی

"مجموع الفتاوی" (22/523)

3- دائیٰ فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے ایسے امام کے بارے میں پوچھا گیا جو فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرواتا ہے اور مفتتدی بھی اسی طرح دعا کرتے ہیں، اس میں امام دعا مانحتا ہے اور مفتتدی اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

تو انہوں نے جواب دیا:

"عبادات کی بنیاد دلیل پر ہوتی ہے، اس لیے دلیل کے بغیر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ عبادت اصل، تعداد یا کیفیت، یا جگہ کے اعتبار سے شرعی عمل ہے، چنانچہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قولی، فعلی یا تقریری ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی جس میں اس کا جواز ملتا ہو" انتہی

"مجمل البحوث الإسلامية" (17/55)

اسی طرح دائیٰ فتویٰ کمیٹی سے یہ بھی پوچھا گیا کہ:

ایک شخص کی عادت ہے کہ وہ ہر جمعے کو کھانا کھلاتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد سب لوگ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے رہتے ہیں، پھر کھانا کھلانے والے کی جانب سے متعین کردہ شخص اس کے فوت شدہ رشہ داروں کیلیے ایصال ثواب کی دعا کرواتا ہے، اس دعا کے دوران وہ شخص دعا کرتا ہے اور بقیہ تمام آمین کہتے ہیں، تو کیا اجتماعی طور پر کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"ذکر وہ کیفیت کے ساتھ اجتماعی طور پر دعا کرنے کی شریعت مطہرہ میں کوئی دلیل نہیں ہے، اس لیے واجب یہی ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے؛ کیونکہ یہ بدعت ہے، تاہم کھانا کھلانے والے کیلیے شریعت مطہرہ میں ثابت دعا نہیں کی جاتیں اور اس کیلیے ہر شخص تنہاد عوت کرنے والے کیلیے دعا کرے، جیسے کہ احادیث مبارکہ میں دعا ہے کہ:

"اللَّهُمَّ باركْ لَهُمْ فِي حَارَّةِ فَقْمٍ وَاغْنِيْرْ لَهُمْ وَازْحَمْ"

ترجمہ: یا اللہ اتیرے عطا کر دہ ان کے رزق میں برکت عطا فرم اور انہیں بخش دے نیزان پر رحم بھی فرم۔

اسی طرح ایک دعا یہ بھی ہے کہ:

"أَفْلَمْ عَذَمْ كُمُ الصَّاغِرُونَ، وَأَكْلَنْ طَغَا مَكْنُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ"

ترجمہ: تمہارے پاس روزے دار روزہ کھولتے رہیں، تمہارا کھانا نیک لوگ ہی کھائیں، اور فرشتے تمہارے لیے رحمت کی دعا کرتے رہیں "انتی فتاوی الجمیع الدائمة" (24/190)

4- شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا:

"کچھ لوگ وعظو نصیحت کیلئے جمع ہوتے ہیں اور آخر میں اجتماعی دعا کرتے ہیں، ایک شخص دعا منجات ہے اور بقیہ آمین کہتے ہیں، تو کیا یہ صحیح ہے؟  
تو انہوں نے جواب دیا:

"یہ صحیح اس وقت ہے جب اسے عادت نہ بنایا جائے، چنانچہ اگر عادت بنایا گیا تو اسے مستقل طریقہ بنایا جائے گا حالانکہ یہ سنت سے ثابت نہیں ہے، لہذا اگر وہ ہر بار آخر میں دعا کرتے ہیں تو یہ بدعت ہے، ہمیں یہ عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملتا۔  
تاہم اگر باوقات ایسا کیا جائے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کے وعدے کا تذکرہ ہو یا عذاب کی وعدہ ہو تو اس وقت اللہ تعالیٰ سے ان سے متعلق دعا منکنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی چیز کو ہمیشہ کرنا اور کبھی بکھار کرنے میں فرق ہوتا ہے، کبھی بکھار میں انسان کوئی کام کرے تو اس میں کوئی معیوب بات نہیں ہے؛ جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کبھی بکھار صحابہ کرام قیام اللیل میں مل جاتے تھے، اس لیے سنت بھی اتنا ہی عمل ہو گا کہ کبھی بکھار قیام اللیل باجماعت ہو جائے، ہمیشہ باجماعت قیام اللیل کرنا صحیح نہیں ہے" انتہی

ماخوذ از: "لقاءات الباب المفتوح" (117/21)

واللہ اعلم.